رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ | قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۱۹ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ مئی ۔ حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے الحمد للہ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کل شام کی ٹرین سے سندھ تشریف لے گئے ہیں۔

مولینا عبد الرحیم صاحب نیر لاہور سے واپس آگئے ہیں۔

نظارت بیت المال کی طرف سے مولوی عبد العزیز صاحب ضلع گجرات ۔ جہلم ۔ راولپنڈی صوبہ سرحد اور چودھری بدر الدین صاحب ضلع امرتسر ۔ جالندھر ۔ ہوشیارپور ۔ اور فیروزپور کے دورہ پر بھیجے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ورطۂ عظیمہ میں موتیوں کی مالا

”قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ یہی سنت اللہ ہے۔ کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں ۔ بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں ۔ کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں ۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں ۔ لیکن اس لئے نہیں ۔ کہ جلائے جائیں ۔ بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں ۔ اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے ۔ اور لعنت کی جاتی ہے ۔ اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دکھ دیئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں ان کی نسبت بولی جاتی ہیں ۔ اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں ۔ یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتا ۔ کہ وہ سچے ہیں ۔ بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے ۔ وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے ۔ کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے ۔ پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے ۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھ قبض طاری ہو ۔ تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے ۔ کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا ۔ اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں ۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے ۔ یہاں تک کہ امر مقدر اپنی مدت مقررہ تک پہونچ جاتا ہے ۔ تب غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے ۔ اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے ۔ سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے ۔ اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے۔“

(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی ایک اہم موضوع پر تقریر

۲۲ مئی کو لنڈن سے تقریر براڈ کاسٹ کی جائیگی

حیدر آباد ریذیڈنسی ۷ ، مئی - جناب محمد اعظم صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ ۲۲ مئی کو ۹ بجے شب (انڈین سٹینڈرڈ ٹائم) آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کے - سی - ایس - آئی - "ایمپائر کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر لنڈن سے تقریر براڈ کاسٹ کریں گے ۔

انچارج شعبہ اسلامیات آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا مکتوب

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل" تسلیم

آپ کے اخبار مورخہ ۱۱ مئی کے ایڈیٹوریل میں "ملک معظم کی تقریب تاجپوشی اور مسلمان" کے عنوان کے تحت یہ جملہ لکھا گیا ہے "جب تک کانگرس کا نصب العین یہ ہے کہ آزادی زیر سایہ برطانیہ حاصل کی جائے" میں آپ کو اطلاع دینا چاہتا ہوں - کہ کانگرس کا نصب العین آزادی زیر سایہ برطانیہ نہیں ہے - بلکہ مکمل آزادی ہے - آپ کے لکھے ہوئے جملے سے غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے - اس لئے براہ مہربانی آپ اس کی تردید شائع فرما دیجئے ؛

پونہ میں ہندو مسلم کشیدگی اور کانگرس کے تحت آپ نے کانگرس کو جو مشورے دیئے ہیں - ان کے متعلق میں آپ کی توجہ اس بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں - جو مسٹر گیڈگل کانگرس کے ایک ممتاز رکن نے اس مسئلہ کے متعلق اخبارات کو دیا ہے - امید ہے کہ اس بیان سے پونہ کے جھگڑے کے متعلق کانگرس کی کوششوں کا آپ کو علم ہو جائے گا ؛ نیازمند علی اطہر شعبہ اسلامیات آل انڈیا کانگرس کمیٹی

چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کرنیوالے مخلصین

(۱) مولوی مبارک علی صاحب بی - اے - بی - ٹی بنگال کا وعدہ تیسرے سال کا ۲۵۰ روپے کا تھا - اور ۲۵ روپے ماہوار کی قسط سے ادا کرنا تھا - ان کی قسطیں آ رہی تھیں - لیکن سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کا ارشاد پڑھ کر انہوں نے اپنی موعودہ رقم ۲۵۰ اپریل ۱۹۳۷ء میں ہی پوری کر دی ہے - (۲) مولوی نور محمد صاحب بی - اے - بی - ٹی ضلع ہوشیار پور کا وعدہ ۵۰ کا ماہوار قسط سے ادا کرنے کا تھا - لیکن انہوں نے ماہ مئی ۱۹۳۷ء میں ادا کر دی ہے - (۳) مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن نے اپنے وعدہ ایک سو روپیہ کی رقم قرض لے کر بھجوا دی ہے - (۴) صوبیدار شیر دل خان صاحب فیروز پور چھاؤنی نے ۵۰ روپے ارسال کئے ہیں ؛ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

احمدیوں کا بائیکاٹ کرانے والے ملا کا بائیکاٹ

محمد شفیع عطار جموں نے پمفلٹ بعنوان "منافقین اسلام اور مرزائیت" احرار کے ایماء سے شائع کیا - جو خرافات کا پلندہ ہے - اس میں مسلمانوں کو تلقین کی - کہ احمدیوں کو اپنے اداروں کی رکنیت سے خارج کیا جائے - لیکن ابھی اس پمفلٹ کو شائع ہوئے چند روز ہی ہوئے تھے - کہ ملاجی کو ایک گواہی کے سلسلہ میں عدالت میں جانا پڑا - اور وہاں انہوں نے جھوٹی شہادت دی - اس واقعہ سے ملاجی کے خلاف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی - چنانچہ ۹ - ۱۰ مئی کی درمیانی شب کو مسجد تالاب کھٹیکاں میں ایک جلسہ منعقد ہوا

سالانہ جلسہ کے مضامین کے متعلق مشورہ کی ضرورت

جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع جس قدر اہمیت رکھتا ہے - اس سے ہر ایک احمدی بھائی واقف ہے - چونکہ اسے ہر لحاظ سے زیادہ سے زیادہ مفید اور فیض رساں بنانا ضروری ہے - اس لئے احباب کرام سے گزارش کی گئی تھی - کہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جن مضامین پر تقریریں مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہوں - ان کے متعلق اپنے مشورہ سے ممنون فرمائیں - اس پر بعض دوستوں نے مشورے دیئے ہیں - جن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے - لیکن ابھی مزید مشورہ کی ضرورت ہے - دیگر اصحاب بھی اس بارے میں اپنے خیالات سے مطلع فرمائیں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

چوہدری افضل حق اور ایڈیٹر "مجاہد" پر دائر کردہ مقدمہ

گورداسپور ۷ مئی ۱۹۳۷ء - جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلٰے نے اخبار مجاہد ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء میں شائع شدہ ایک مضمون کی بناء پر جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے - آج پھر جناب لالہ پرشوتم داس صاحب سینئر سب جج کی عدالت میں اس کی سماعت ہوئی اور چند گواہان کی شہادت کے بعد جناب چوہدری صاحب موصوف کا بھی بیان ہوا - بیان ابھی جاری تھا کہ عدالت لنچ کے لئے برخاست ہو گئی - اور مقدمہ کل پر ملتوی ہوا مفصل بیانات کل کے پرچہ میں درج کئے جائیں گے ؛

شرح چندہ میں اضافہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا - کہ موصی و غیر موصی احباب جو خوشی سے پسند فرمائیں - اپنی شرح چندہ میں تین سال کے لئے حسب ذیل طریقوں پر اضافہ کریں -

(۱) جو دوست موصی ہیں وہ اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھا دیں - مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں وہ تین سال کے لئے نواں حصہ داخل کرنا منظور فرمالیں - جو دوست نواں حصہ دیتے ہیں - وہ آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیں علیٰ ہذا القیاس

(۲) غیر موصی احباب اپنا چندہ عام بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے سوا آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیا کریں - مندرجہ بالا ہر دو قسم کے اضافے اختیاری ہیں - یعنے جو دوست خوشی سے بڑھانا چاہیں بڑھا سکتے ہیں - اگرچہ ہم امید رکھتے ہیں - کہ صدر انجمن کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر اور حضور کی تحریک کے احترام میں احباب جماعت کا بیشتر حصہ اضافہ چندہ اپنی خوشی سے قبول کریگا ؛

موصی اور غیر موصی اصحاب کو جو اس طرح اپنا چندہ بڑھائیں گے حق ہوگا کہ تین سال کے بعد اپنی پرانی شرح پر لوٹ آئیں -

اضافہ کی اطلاع دیتے وقت یہ ضرور تحریر فرمائیں - کہ اضافہ کس تاریخ سے ہے - اور پہلے چندہ یا حصہ آمد کی کس قدر رقم ہوا کرتی تھی - اور آئندہ کیا ہوا کرے گی اب جو دوست اضافہ کریں - وہ یکم مئی ۱۹۳۷ء سے ہونا چاہیئے ؛ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

احرار اور مسلمانوں سے حاصل کردہ اموال

احرار نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے۔ کہ کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کر کے۔ شورش برپا کر کے۔ اور عوام میں جوش پیدا کر کے اپنے لئے آمدنی کی صورت پیدا کر لیں پھر جب تک وہ دھندا چلتا رہے۔ اسے چلاتے رہیں۔ اور جب عام لوگ حقیقت سے مطلع ہو کر یہ دریافت کریں۔ کہ اتنا روپیہ جو جمع کیا گیا تھا وہ کدھر گیا۔ اور کونسے مصرف میں لایا گیا۔ تو یہ صاف جواب دے دیں کہ ہم نہ حساب رکھنا جانتے ہیں۔ اور نہ کسی کو ہم سے حساب لینے کا حق ہے۔ کوئی اور صورت اختیار کر لیں۔

پچھلے دنوں احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف طوفانِ مخالفت برپا کر کے غلط بیانیوں۔ دروغ گوئیوں۔ اور الزام تراشیوں سے نہ صرف عوام کو مشتعل کر کے دونوں ہاتھوں سے خوب لوٹا۔ بلکہ ان لوگوں کی جیبیں بھی خالی کرا لیں۔ جنہیں اپنے معاملہ فہم۔ اور حقیقت شناس ہونے کا ادعا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی پر جل بھن کر کباب ہو رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اپنے موہنہ کی پھونکوں سے اسے اڑا دیں اور اپنے مال و دولت کے سیلاب سے بہا دیں۔ لیکن جب ایک طرف تو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کو موہنہ کی کھانی پڑی۔ اور دوسری طرف یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ احرار جو کچھ وصول کر رہے ہیں۔ اسے نہایت بے دردی سے اڑا رہے۔ اور عیش و عشرت منا رہے ہیں تو ان پر سیم و زر کی بارش کرنے والوں نے یہ مطالبہ شروع کیا۔ کہ آمد و خرچ کا حساب شائع کیا جائے۔ اور بتایا جائے کہ ہزارہا روپیہ جو احرار نے وصول کیا۔ وہ کہاں خرچ کیا گیا ہے۔

اس کا احرار نے جو جواب دیا۔ اور جو اب تک دے رہے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ حساب کے متعلق وہ بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ یہ بتانے کے لئے آمادہ ہیں۔ کہ انہیں جو روپیہ دیا گیا۔ اسے انہوں نے کہاں کہاں خرچ کیا یہی نہیں بلکہ مسلمانوں کو بہت بڑے مجرم قرار دے کر سرزنش کی جاتی۔ اور ڈانٹا جاتا ہے کہ وہ حساب کا مطالبہ ہی کیوں کرتے ہیں۔ اور کیوں احرار کی "غلطیوں" کی پردہ پوشی نہیں کرتے۔ چنانچہ حال میں مولوی عطاء اللہ امیر شریعت احرار نے لاہور میں سیاسی صورت حالات پر تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"ہندو منظم ہو رہے ہیں۔ لیکن مسلمان ابھی تک غیر منتظم ہیں۔ اور اسی لئے ان کی کوئی پروا نہیں کرتا۔ میرے خیال میں کانگرس ایک ہندو انجمن ہے۔ مسلمانوں کو اس انجمن سے سبق لینا چاہیئے"۔

وہ کیا سبق ہے یہ کہ "اس انجمن میں ہر آدمی دوسرے کی غلطیوں پر پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور کیا یہ کہ "کانگرس جو کچھ مانگتی ہے۔ اسے دیا جاتا ہے۔ لیکن کانگرسی لیڈروں کو کبھی حساب دینے کے لئے نہیں کہا جاتا"۔ (پرتاپ ۱۶ مئی)

مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کے منظم اور مسلمانوں کے غیر منتظم ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندو کانگرس کے ہر آدمی کی غلطیوں پر پردہ پوشی کرتے ہیں لیکن مسلمان امیر شریعت احرار۔ اور صدر احرار تک کے رازہائے درون پردہ آشکارا کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ پھر کانگرس جو کچھ مانگتی ہے۔ اسے دیا جاتا ہے۔ لیکن مجلس احرار کے کاسۂ گدائی میں اب کوئی پھوٹی کوڑی نہیں ڈالتا۔ پھر انتہا یہ کہ کانگرسی لیڈروں کو کبھی حساب دینے کے لئے نہیں کہا جاتا۔ لیکن احراری لیڈروں کا ناک میں دم کر دیا گیا ہے۔ جب مسلمانوں کی یہ حالت ہو۔ اور وہ ایسے جرائم کے مرتکب ہو رہے ہوں۔ تو کیونکر ممکن ہے۔ کہ وہ منظم ہو سکیں۔

یہ ہے وہ مدلل اور معقول جواب جو الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق احرار کی طرف سے ان لوگوں کو دیا جا رہا ہے۔ جنہوں نے اپنے پیٹ کاٹ کر احرار کو مالا مال کیا۔ اور جو کچھ مجلس احرار مانگتی رہی۔ اس سے بڑھ کر دیا۔ احرار کو یہ بات تو یاد رہ گئی۔ کہ کانگرسی لیڈروں کو کبھی حساب دینے کے لئے نہیں کہا جاتا۔ مگر وہ یہ بھول گئے کہ ان کانگرسی لیڈروں پر کبھی قومی روپیہ کے خورد برد کرنے۔ اور اپنی ذات پر صرف کر لینے کا الزام بھی نہیں لگا۔ لیکن احرار میں سے کون ہے جس کے متعلق بارہا اس قسم کے الزامات پبلک میں نہیں آ چکے۔ اور آج تک کسی الزام کو غلط ثابت نہیں کیا گیا۔

بہرحال احرار کا جواب ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے جنہوں نے اندھا دھند اپنے اموال ان کے سپرد کئے۔ اور انہیں موقعہ دیا۔ کہ انہی کا کھا کر انہی کو آنکھیں دکھائیں۔

انسدادِ بیکاری اور گورنمنٹ ہند

ہندوستان میں بے کاری نے نہایت ہی المناک صورت اختیار کر رکھی ہے نوجوانوں کی زندگیاں بے کاری کے باعث جس رنگ میں ضائع ہو رہی ہیں۔ اسے دیکھ کر ہر دردمند کا کلیجہ موہنہ کو آتا ہے۔ اور اب تو بے کاری تعلیم یافتہ طبقہ میں اس قدر شدت اختیار کر چکی ہے۔ کہ آب از سر گزشت والا معاملہ ہو چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ حکومتِ ہند کے محکمہ انڈسٹریز اور لیبر نے صوبائی حکومتوں کے نام ایک مراسلہ ارسال کر کے متوسط طبقہ میں بے کاری کے متعلق مکمل اعداد و شمار مرتب کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ صحیح اعداد و شمار کی فراہمی کے لئے حکومتِ ہند کے نزدیک مناسب قوانین کا نفاذ ضروری ہے۔ اور اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں سے حسب ذیل چار امور کے متعلق حکومت مشورہ طلب کرنا چاہتی ہے:۔

۱۔ کیا مجوزہ اعداد و شمار کی فراہمی ضروری ہے؟

۲۔ کیا اس کے لئے حکومتِ ہند کی طرف سے قوانین وضع ہونے چاہئیں؟

۳۔ کیا اعداد و شمار کی فراہمی کے لئے صوبائی حکومتیں حکومت ہند کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں؟

۴۔ اگر صوبائی حکومتوں کی اکثریت کو اس تجویز کے ساتھ اتفاق ہو۔ تو کیا اس صورت میں وہ مجالس آئین ساز میں مناسب قرارداد پیش کرنے کے لئے تیار ہوں گی؟

یکم اکتوبر تک ان استفسارات کے جواب طلب کئے گئے ہیں۔ چونکہ اس وقت صوبائی حکومتوں میں بھی بے کاری کا سوال پوری تفصیل کے ساتھ پیش ہے۔ اس لئے توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں حکومتِ ہند کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

بوڈاپسٹ سے روانگی کے وقت احمدی مجاہد کا پریس کو بیان

ازسکرٹری شن ہائے بیرون ہند تحریک جدید قادیان۔

ہنگری میں ایک سال تبلیغ اسلام کی خدمت سرانجام دینے کے بعد چودہری حاجی احمدخان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے پولینڈ جانے کا ارشاد فرمایا۔ روانگی سے قبل آپ نے بوڈاپسٹ ٹاؤن ہال میں اخبارات کے نمائندوں کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ متعدد اخبارات نے اس کے متعلق مضامین لکھے۔ چنانچہ بوڈاپسٹ کے مشہور اخبار Az Est نے اپنی ۱۷ر اپریل کی اشاعت میں مندرجہ ذیل انٹرویو شائع کیا:-

کل کا ذکر ہے کہ ہماری گفتگو دنیا کے مشہور فاتح باتوخاں کی نسل کے ایک فرد سے ہوئی۔ ایک سال کے عرصہ سے ایاز خان ہمارے دارالسلطنت میں اس غرض سے مقیم تھا۔ کہ تا جماعت احمدیہ کے لئے متبعین حاصل کرے۔ اب وہ اعلےٰ ہنگری زبان بولتا ہے۔ اور نہایت اعلےٰ ذہنی قابلیت کا شخص ہے۔ ۲۲ سال کی عمر میں اس نے ادب اور قانون کی ڈگریاں لاہور اور دہلی یونی ورسٹی سے حاصل کیں۔ اور پھر اپنی زندگی کو اسلام کے لئے وقف کرتے ہوئے غیر ممالک کا سفر اس لئے اختیار کیا کہ صحیح اسلام کے لئے متبعین حاصل کر سکے۔ اس کی آنکھوں میں جوش کی وجہ سے چمک پیدا ہوتی تھی۔ جب ہم نے اس سے احمدیت کے متعلق دریافت کیا۔ تو اس نے کہا۔ "آج کل کے عام مسلمان اسلام سے اسی قدر دور ہیں جس قدر عیسائی عیسائیت سے۔ احمدیہ جماعت کی مثال Reformation سے دی جاسکتی ہے۔ تا آپ کو اچھی طرح اس کا علم ہو جائے۔ ہمارا خلیفہ جو قادیان میں مقیم ہے۔ اس نے مجھے اسی غرض سے روانہ کیا۔ اور میں اب تک اسلام کے لئے بہت سارے متبعین حاصل کرچکا ہوں"۔

کیا وہ ہنگری کے اصل باشندے یا جر لوگ ہیں؟ ہم نے تعجب کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"ہاں وہ اصل ہنگری کے باشندے ہیں۔ جن میں وکلاء۔ ڈاکٹر۔ پروفیسر۔ فوجی افسر اور کلرک شامل ہیں۔ ان میں سے اکثر نے مذہب کو ترک کر رکھا تھا لیکن جب انہوں نے اسلام قبول کیا۔ تو وہ بہت اچھے مذہب کے پابند ثابت ہوئے آجکل بوڈاپسٹ میں قریباً ۱۵۰ لوگ اسلام کو ماننے والے ہیں"۔

اپنے قیام کے دوران میں ایاز خان اہل ہنگری کے ساتھ دوستی اور مودت کے تعلقات رکھتا تھا۔ اس نے ہنگری کے متعلق بہت سے مضامین دنیائے اسلام کے انگریزی اخبارات میں لکھے قدرتی طور پر ہمیں خواہش ہوئی۔ کہ ہم مشرق کے اس تعلیم یافتہ نوجوان سے یورپ کے لوگوں کے متعلق رائے دریافت کریں:-

"اہل یورپ" اس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "مہذب اور متمدن ہیں لیکن ان میں روحانیت بہت کم ہے۔ جسمانی طاقت کی وجہ سے وہ بہت بڑے کام کرسکتے ہیں۔ لیکن ان کو اپنے مقصود اور منتہا کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے کاموں میں جوش نہیں ہوتا۔ ان کو اس بات کا علم ہی نہیں۔ کہ وہ دنیا میں کس غرض سے رہتے ہیں۔ اہل مشرق نسبتاً زیادہ سنجیدہ اور کام کرنے کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ مشرق کا ہر فرد اپنی رُوح کا زیادہ خیال رکھتا ہے"۔

ہمارے سوال کے جواب میں ہمیں علم ہوا کہ جنگی تیاریوں کے متعلق بھی وہ اپنی رائے رکھتے ہیں۔ یورپ کی جنگی سپرٹ کے متعلق انہوں نے کہا۔

"یورپ میں لوگ ہمیشہ لڑائی کے متعلق باتیں کریں گے۔ لیکن ہمارے ہاں مشرق میں اس کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں سنا جاتا۔ اگر ہم کو مجبور ہو کر جنگ کے متعلق خیال کرنا پڑے۔ تب بھی ہم اس کے متعلق بولنے سے اجتناب کرتے ہیں۔ یورپ میں اب ان پیشگوئیوں کے ظہور کا وقت ہے۔ جو قرآن کریم اور بائیبل میں یاجوج اور ماجوج کی طاقتوں کے نام سے بیان کی گئی ہیں۔ ایک ان میں سے اشترا کی طاقت ہے۔ اور دوسری فسطائیت۔ جب یہ دونوں طاقتیں لڑائی کی موجوں کے ساتھ ایک دوسری پر حملہ آور ہوں گی۔ تب اہل یورپ کو علم ہوگا۔ کہ وہ کس لئے دنیا میں رہتے ہیں۔ تب ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ اور یورپ کی فضا صاف ہوگی۔ اہل یورپ کا ہر فرد آج کے لئے زندگی بسر کر رہا ہے۔ مگر کل کی کسی کو بھی فکر نہیں۔ وہ اموال اور روٹی کے لالچ میں مشغول ہیں۔ حالانکہ یسوع مسیح نے فرمایا تھا۔ کہ "انسان صرف روٹی سے ہی نہیں زندہ رہتا۔ بلکہ خدا کے کلمہ سے بھی"

باتو خان ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ہنگری کو تباہ کیا لیکن اس کی نسل کا یہ شخص ہمارا خیر خواہ ہے۔ اور اس نے کہا کہ وہ دن دُور نہیں۔ جبکہ ہنگری ایک مرتبہ پھر عروج اور طاقت حاصل کرے گا۔

ایاز خان نے اپنے قیمتی مضامین کے علاوہ ہنگری کے لئے اور بھی بہت سی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس کے اس کام کے متعلق بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ جارج ششم کی رسم تاج پوشی کے بعد لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہندوستان کی کیبنٹ کے اول وزیر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ان کی تحریک پر لنڈن سے اس جگہ بوڈاپسٹ آئیں گے۔ تا ہنگری کے خوبصورت دارالسلطنت کو دیکھیں

رخصت ہوتے وقت جب ہم ان کو الوداع کہہ رہے تھے۔ اس نے ہمیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور یقین رکھو کہ ہنگری کا احیاء یقینی ہے۔ دو یا تین سال کے عرصہ میں ہنگری زیادہ طاقتور ہوگا۔ اور مشرق کی مدد کے ساتھ وہ شوکت اور قوت دوبارہ حاصل کرے گا"۔

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیرالمومنین کا ارشاد

اس سے پہلے بیت المال کی طرف سے مختلف طریق پر بار بار اعلان ہوچکا ہے اور صدر انجمن کے قواعد میں سے یہ ایک قاعدہ ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد کو اختیار نہیں۔ مگر باوجود اس کے پھر بھی بعض دوستوں نے مرکزی روپیہ کو دوسرے مصرف میں لانے کے لئے روک لیا۔ جس کی رپورٹ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پہونچی۔ تو حضور نے حسب ذیل امور قاعدہ کے رنگ میں اپنے قلم سے تحریر فرمائے

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کرکے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے اگر اس قسم کی اجازت کسی ایک جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہونچے گا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کردیا جائے۔ کہ کسی جماعت کو مرکزی فنڈ خرچ کرنے کی خواہ بامید منظوری کیوں نہ ہو اجازت نہیں اور اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کرے گی۔ تو اسکے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا۔ اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ مجید باترتیب اور مکمّل کلام ربّانی ہے

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کامل کلام ہے انسانوں کی تمام ضروریات کا اس میں روحانی علاج موجود ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح اس دُنیا میں مادی ضروریات کی تکمیل کے سامان فراہم کئے گئے ہیں۔ کائناتِ عالم اگرچہ ایک سطحی نظر والے انسان کے خیال میں بے ترتیب موجودات کا مجموعہ ہے مگر دُور بین نگاہ ہر چیز کو اپنے موزوں محل پر دیکھ رہی ہے۔ آسمان کے تارے اور ریگستان کے ذرات۔ سمندروں کی موجیں اور ہواؤں کی لہریں۔ زمینوں کی اقسام اور موسموں کے تغیرات غرض ہر چیز اپنی وضعی ترتیب کے ساتھ قدرتِ صانع کا درخشندہ ثبوت ہے۔ عالم کے ذرہ ذرہ اور انسان کے عضو عضو پر غور کرنے سے عجیب محکم ترتیب نظر آتی ہے۔ سادہ لوح بکھرے ہوئے تاروں کو بے ترتیب کہہ سکتا ہے۔ سمندر کے طوفانوں اور موسموں کے انقلابات کو بے ترتیب قرار دے سکتا ہے۔ مگر ایک فلسفی اور علوم کا ماہر ہر چیز میں اور ہر تغیر میں نہایت پختہ ترتیب اور محکم نظام پاتا ہے۔ جاہل انسان اس جہان کو بے ترتیب تصور کرتا۔ اور تغیراتِ کون و مکان پر سے آنکھیں بند کر کے گزر جاتا ہے۔ وکاین من اٰیۃ فی السمٰوٰت والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون۔ مگر ایک دانا اور فیلسوف انسان سلسلۂ علت و معلول میں ترتیب کے عقیدہ کے ماتحت اس دُنیا کی چیزوں اور ان کے حالات پر نگاہ ڈالتا ہے۔ اور علوم و فنون کے دریا بہا دیتا ہے۔ اسے ہر جگہ صانع مطلق کی قدرت اور ہر تغیر میں خالق کون و مکان کی تجلی نظر آتی ہے۔ ہر واقعہ اس کے لئے سبق آموز اور ہر حادثہ بصیرت افروز ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اس جہان کے واقعات اور معلولات کو زبردست زنجیر میں منسلک دیکھتا ہے۔ اس کی آنکھ میں عالم کا ذرہ ذرہ خدا نمائی کے لئے آفتاب عالمتاب ہوتا ہے۔ آپ غور فرمائیں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ عالم و جاہل کا فرق درحقیقت اسی جگہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ منبع ہے جس سے علم و جہالت کے متوازی دریا نکلتے ہیں۔

قرآن کریم کی جامعیت اور ترتیب

قرآن کریم خدا تعالیٰ کا عالمگیر کلام ہے بہت سے لوگ سرسری نگاہ سے اس کو دیکھتے اور اسے پراگندہ مضامین اور بے ترتیب آیات کا مجموعہ خیال کر لیتے ہیں۔ اس غلط اور خطرناک نظریہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ پھر اس کامل کلام کی باریکیوں اور اس کی حکمتوں کو جاننے سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ اس کے سرسری معنے پڑھتے اور اس کی آیات پر غور و فکر کئے بغیر گزر جاتے ہیں۔ وہ قرآن پاک میں نہ ربط کے قائل ہیں۔ اور نہ اس کی لطیف ترین ترتیب پر تدبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے افلا یتدبرون القراٰن ام علٰی قلوب اقفالھا (سورہ محمدؐ آیت ۲۴) کیا یہ لوگ اس باترتیب کلام پر غور نہیں کرتے۔ یا ان کے دلوں پر ان کے قفل ہیں۔ یعنی وہ اپنے غلط نظریات یا بداعمالی کے باعث اس عظیم الشان کتاب پر تدبر نہیں کرتے۔ اقفالھا کی ضمیر قلوب کی طرف راجع ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس آخری شریعت کا نام ہی "القراٰن" رکھا ہے۔ اور یہ لفظ اپنے مادہ کے لحاظ سے ترتیب اور تسلسل کو چاہتا ہے۔ اس تسمیہ میں یہی بتانا مدنظر ہے۔ کہ اگر دنیا کی پہلی کتب باترتیب نہیں تھیں۔ تب بھی یہ گمان مت کرو۔ کہ اس کتاب میں بھی ترتیب نہیں ہے۔ بلکہ یہ کتاب تو جامع اور باترتیب ہے۔ اور اس کی جامعیت اور ترتیب اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے پر برہانِ قاطع ہے۔ فرمایا ان علینا جمعہٗ وقراٰنہٗ۔ تو قرآن مجید نے اپنے نام میں ہی باترتیب کتاب ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ لیکن جس طرح بہت سے کوتاہ بین رات کی تاریکی میں ستاروں کو دیکھ کر انہیں بے ترتیب اور پراگندہ خیال کر لیتے ہیں۔ اور انہیں عمر بھر آسمان کے چمکتے ستاروں کو دیکھنے کے باوجود یہی سودا رہتا ہے۔ کہ اس نظام میں کوئی ترتیب نہیں۔ مگر علم ہیئت کا واقف اپنے علم کے موافق ان ستاروں کی ترتیب کو جانتا اور بیسیوں علوم کا انکشاف کرتا ہے۔ اسی طرح ہزاروں لوگ قرآن مجید کو پڑھتے ہیں۔ مگر باطنی بصیرت سے محرومی اور نور نبوت سے دُوری کے باعث اپنی تاریکی میں اس کی درخشندہ آیات کو بے ترتیب اور اس کے مضامین کو پراگندہ خیال کرتے رہتے ہیں۔ قرآن پاک ان کے حلق تک جاتا ہے۔ مگر دل کے جذبات پر اس کی حکومت نہیں ہوتی۔ اور دماغی قوتیں اس کے سمجھنے کے لئے مصروفِ عمل نہیں ہوتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ قرآن شریف ایسی پاکیزہ کتاب کی تلاوت کے باوجود تاریکیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

کلام الٰہی میں تقدیم و تاخیر کا غلط خیال

اس زمانہ میں قرآنی آیات میں ترتیب نہ ہونے کا خیال بہت شدت اختیار کر گیا ہے۔ اور اس خیال کا باعث روحانیت کی کمی۔ علم حقیقی سے محرومی کے علاوہ کچھ قواعد بھی ہیں۔ چنانچہ اگر آپ کسی غیر احمدی مولوی صاحب کے سامنے آیت واذ قال اللہ یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الی کو پیش کر کے یہ کہیں۔ کہ آیت کی ترتیب یہ چاہتی ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی توفی پہلے ہو۔ اور رفع بعد۔ تو وہ اول تو متوفیک کی غلط تاویلات کے منوانے کی کوشش کرے گا۔ اور جب اسے اس میں کامیابی مشکل نظر آئے گی۔ اور اسے متوفیک کے معنے ممیتک ماننے پڑیں گے۔ جیسا کہ صحیح بخاری کتاب التفسیر میں لکھے ہیں۔ تو وہ نہایت بے تکلفی سے آپ کو کہدے گا۔ کہ صاحب! واؤ ترتیب کے لئے نہیں ہوتی اصل میں رافعک الی مقدم ہے۔ اور متوفیک مؤخر۔ اور معنے یوں ہیں۔ کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی طرف رفع ہوگا پھر ان کی توفی یعنی موت ہوگی۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ اس موقعہ پر مولوی صاحب الواو لمطلق الجمع کا فقرہ بول کر خوش ہوں گے۔ اور ان کا چہرہ تمتما اٹھیگا کہ گویا ان کو آپ کے بالمقابل ناقابلِ تردید دلیل مل گئی ہے۔ لیکن اگر آپ مولوی صاحب کی اپنی گفتگو کو بے ترتیب یا مقدم و مؤخر قرار دیں گے۔ تو وہ لال ہو کر بول پڑیں گے۔ "کیا میں دیوانہ ہوں۔ کہ بے ترتیب فقرات بول رہا ہوں"۔ اپنے لئے بے ترتیب کلام کا ماننا ان کے لئے ناممکن۔ مگر اللہ تعالیٰ کے کلام میں بے ترتیبی کا تسلیم کرنا عین ممکن بلکہ ضروری ہے۔ کیا یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی صریح ہتک نہیں؟ یقیناً ہے۔ محض اپنے ایک غلط عقیدہ کی بنا پر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے کامل کلام کا استخفاف کر رہے ہیں اور اصل بات یہ ہے۔ کہ ان کو قرآن پاک کی شانِ جلیل کا علم نہیں۔ ورنہ تقدیم و تاخیر کا یہ بھونڈا خیال اس کے متعلق ہرگز روا نہ رکھا جاتا۔ خدا کا کلام اور بے ترتیب ہو

ع ایں خیال است و محال است و جنوں

ایک بچہ اگر کہے۔ کہ فلاں عالم کے کلام میں ترتیب نہیں۔ تو ہم ایک تحقیر آمیز ہنسی سے اس کا جواب دیتے ہیں۔ ایک معمولی لکھا پڑھا انسان اگر کسی فیلسوف کے کلام میں از خود تقدیم و تاخیر قرار دے کر عجیب و غریب باتیں کہنا شروع کردے۔ تو ہم اس کی عقل پر ماتم کرتے اور اسے جاہل سمجھ کر یہ کہتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ ع

سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست

لیکن کس قدر افسوس۔ اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ صرف و نحو کی چند کتابوں کے پڑھ لینے کے بعد بعض لوگ دیدہ دلیری سے کہہ رہے ہیں۔ کہ عالم الغیب والشہادۃ خدا کے کامل ترین کلام میں ترتیب نہیں۔ لہٰذا ہم جس لفظ کو اپنی عقل کے مطابق چاہیں مقدم کرلیں۔ اور جس کو چاہیں۔ مؤخر کرلیں۔ ع

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کو ثریا سے لانیوالا انسان

اس زمانہ میں عالم بھی تھے نحوی اور لغوی بھی تھے۔ فیلسوف اور علوم ظاہری کے ماہر بھی تھے۔ مگر قرآن کا پاکیزہ علم روئے زمین پر موجود نہ تھا قرآن ثریا پر جا چکا تھا۔ کہ ناگہاں رحمتِ حق جوش میں آئی۔ اور موعود فارسی الاصل (اس پر اللہ تعالےٰ کے بے شمار برکات نازل ہوں آمین) قرآنِ پاک کو دوبارہ لایا۔ اور اس کی پوری شان سے لایا۔ ہاں وہی جو اس کتاب کا سچا عاشق اور اس کے معارف وحقائق کا حامل تھا۔ جس کی نظر میں قرآنی حسن وجمال کے سامنے چاند بھی مات ہو گیا۔ اور اس نے بے ساختہ ہو کر کہا ؎

جمال وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

وہ اس کی خوبیوں اور رعنائیوں کا شیدا تھا۔ اس لئے اس کی نظر میں چمن کے پھول اور باغیچوں کی دلفریبیاں بچ نہ سکیں۔ کیونکہ یہ پھول مرجھا جانے والے اور یہ شگفتگی پژمردگی سے بدل جانے والی ہے۔ اور وہ بہارِ جاوداں کا طالب تھا ؎

بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

غرض اس زمانہ میں وہ پہلا انسان جس نے قرآنِ پاک کی حقیقت کو سمجھا۔ وہ ہمارا پیارا مسیح حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھا۔ آپ ہی وہ غوطہ زن تھے جنہوں نے اس بحرِ محمدی سے درخشاں موتی وجواہر نکال کر مخلوق کے سامنے رکھے۔ اور اس دورِ آخری میں آپ ہی نے کہا۔ کہ قرآنِ پاک باترتیب کلام ہے۔ اور اس کی ایک ایک آیت اور ایک ایک لفظ باہم ایسے مربوط ہیں۔ کہ ان کو آگے پیچھے کرنا محال ہے۔ وہ آبدار موتیوں کا ایک خوبصورت ہار ہے۔ جن میں سے کسی ایک کے اپنی جگہ سے ہلانے سے اس کی شان ہی جاتی رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو نہ صرف دل لبھانے والے نظریہ کی صورت میں پیش فرمایا۔ بلکہ قرآن مجید کی بہت سی آیات جنہیں علم ظاہر والے بے ترتیب قرار دیتے ہیں۔ ان میں ترتیب کو ثابت کر کے اور اس ترتیب سے لطیف نکات کا استنباط کر کے اس دعوے کو پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا۔ یہ اصل نہ صرف قرآنِ پاک کی عظمتِ شان کو دوبالا کرنے والا ہے۔ بلکہ اس کے ذریعہ سے بہت سے غلط عقائد کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے۔ آپ غور فرمائیں۔ کہ اگر علماء زمانہ اس سنہری اصل کو دل سے تسلیم کر لیں۔ تو کیا وہ انتہائی بے باکی سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ متوفیک مؤخر ہے۔ اور رافعک الی مقدم ہے۔ تا اس طرح اپنے غلط عقیدہ کی خاطر قرآنِ پاک میں تبدیلی پیدا کریں؟ ہرگز نہیں ؛

ترتیب الفاظ قرآنی کی ایک مثال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی آیت کریمہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کریمہ میں لف نشر مرتب ہے۔ پہلے وفات[1] کا وعدہ ہے۔ پھر رفع[2] کا پھر تطہیر[3] کا اور پھر یہ[4] کہ خدا تعالےٰ ان کے متبعین کو ہر ایک پہلو سے غلبہ بخش کر مخالفوں کو قیامت تک ذلیل کرتا رہے گا۔ اگر اس ترتیب کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ تو اس میں بڑی خرابی یہ ہے۔ کہ وہ ترتیب جو واقعاتِ خارجیہ نے ثابت کر دی ہے۔ ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ اور کسی کا اختیار نہیں ہے کہ قرآنی ترتیب کو بغیر کسی قومی دستاویز کے اٹھا دے۔"

(تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۱۴۳ تقطیع کلاں)

کس قدر پاکیزہ اور قرآنی شان کو ظاہر کرنے والا بیان ہے۔ مگر چونکہ اس ترتیب سے غیر احمدی دوستوں کے مزعومہ عقیدہ حیاتِ مسیح علیہ السلام کی تردید ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح کا زندہ بجسدہٖ العنصری اور آسمان چہارم پر آج تک آبیٹھنا کا ثابت ہونا باطل ٹھہرتا ہے۔ اس لئے وہ یہ گوارا کر لیں گے۔ کہ قرآن مجید کو بے ترتیب کلام تسلیم کر لیں۔ مگر انہیں ہرگز منظور نہ ہو گا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ نبی مانا جائے۔ بنا بریں ان میں سے اکثر آج تک قرآن مجید کی بے ترتیبی اور حضرت مسیح کی جسمانی زندگی کے ہر دو غلط عقائد پر مصر ہیں۔ بلکہ طرفہ یہ ہے۔ کہ قرآن مجید سے بعض بے بہرہ انسان تو اس آیت میں "لف ونشر مرتب" ثابت کرنے پر انعام دینے کا بھی اعلان کر رہے ہیں ؛

انجمن سیف الاسلام دھلی کا اعلان

گذشتہ دنوں دھلی کی ایک انجمن سیف الاسلام نامی نے اپنے ٹریکٹ موسومہ "مرزائی امت کا جھوٹا امام" میں لکھا تھا۔

"اگر کسی مرزائی کو قرآن دانی کا دعوےٰ ہے۔ تو اس آیت میں لف ونشر مرتب ثابت کرے۔ اور ہم سے جو چاہے انعام لے۔ ہم خدا کو حاضر وناظر جان کر قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ اگر کسی مرزائی نے اس آیت میں لف ونشر ثابت کر دکھایا تو مونہہ مانگا انعام دیں گے۔" صہ۱۲

اس سے ظاہر ہے کہ چیلنج دینے والوں کی نظر میں اس آیت میں لف ونشر مرتب کا ثابت کرنا ناممکن ہے۔ اسی لئے وہ مونہہ مانگا انعام دینے کے لئے تیاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ ٹریکٹ شائع کرنے والی انجمن کو تو ہمارے ٹریکٹ بعنوان "لف ونشر کے متعلق انعامی چیلنج کا دنداں شکن جواب" پر خاموشی کے سوا چارہ کار نہ رہا۔ لیکن اگر ذرا غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس اعتراض کی بنیاد بھی اسی رکیک خیال پر ہے۔ کہ قرآن مجید میں ترتیب نہیں ہے۔ اور آیت انی متوفیک ورافعک الی میں تقدیم وتاخیر ہے۔ چونکہ یہ بنیاد خود غلط ہے اس لئے اس پر عمارت بنانا ریت پر بنیاد رکھنا ہے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت سے صاف واضح ہے۔ کہ حضور آیت قرآنی میں ترتیب پر زور دے رہے ہیں۔ اور اس ترتیب بیان اور ترتیب واقعات کے تطابق سے وفات مسیح پر استدلال فرما رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان دونوں ترتیبوں کو ملحوظ رکھنے سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات قبل از رفع کا اقرار کرنا از قبیل بدیہیات ہے۔ کیونکہ وفات کا وعدہ سب سے پہلے ہے رفع کا اس کے بعد۔ تطہیر کا اس کے بعد۔ غلبہ کا اس کے بھی بعد۔ اور ان وعدوں کا ایفا بھی اسی ترتیب سے ہوا۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے تھا۔

لف ونشر کی اصطلاحی تعریف

بہت ممکن ہے کہ معترض یا معترضین کے خیال میں اصطلاحی "لف ونشر" کا تحقق اس آیہ کریمہ میں نہ ہوتا ہو۔ اور وہ ایک خاص اصطلاح کی آڑ میں پناہ لینا چاہتے ہوں۔ اس لئے ہم پہلے لف ونشر کی اصطلاحی تعریف ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد اس لف ونشر کے آیت قرآنیہ میں پائے جانے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ قبل ازیں مذکورہ بالا ٹریکٹ میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔ لف ونشر کی تعریف حسب ذیل ہے۔

(۱) علامہ السکاکی جو علم المعانی والبیان کے امام ہیں لکھتے ہیں۔

"وھی ان تلف بین شیئین فی الذکر ثم تتبعھما کلاماً مشتملا علی متعلق بواحد وبآخر من غیر تعیین ثقۃً بأن السامع یرد کلاً منھما الی ما ھو لہ" (مفتاح العلوم)

(۲) علامہ جلال الدین السیوطی تحریر فرماتے ہیں۔

"اللف والنشر ذکر متعدد ثم ذکر ما لکل منہ بلا تعیین ثقۃ بأن السامع یردہ الیہ" (اتمام الدرایۃ)

(۳) علامہ تفتازانی کہتے ہیں:۔

"اللف والنشر وھو ذکر متعدد علی التفصیل والاجمال

ثم ذکر ما لکل واحد من احاد ھذا المتعدد من غیر تعیین ثقۃ ای الذکر بدون التعیین لاجل الوثوق بأن السامع یردہ الیہ ای یرد ما لکل من احاد ھذا المتعدد الی ما ھو لہ لعلمہ بذلک بالقرائن اللفظیۃ او المعنویۃ"

(مختصر المعانی)

۴۔ مصر کی مشہور کتاب جواھر البلاغۃ میں لکھا ہے:۔

"ھو ان یذکر متعدد ثم یذکر ما لکل من افرادہ شائعاً من غیر تعیین اعتماداً علی تصرف السامع فی ردہ الیہ" صـ۲۲۷

ان اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے:۔ کہ دو یا دو سے زائد اشیاء یا امور کے ذکر کے بعد ایسے بیانات کا لانا جو پہلے مذکورہ امور سے متعلق ہوں لف ونشر کہلاتا ہے اگر پہلے ذکر شدہ امور کی ترتیب کے مطابق بعد کے ذکر شدہ امور میں ترتیب ہو۔ تو اس کو لف ونشر مرتب کہیں گے۔ ورنہ غیر مرتب۔ ہاں بعد میں آنے والے امور سے ربط کا ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ سامع قرائن لفظیہ یا معنویہ کی بناء پر اس کو معین کرتا ہے۔

لف ونشر کی مزید وضاحت کے لئے ہم صہبائی صاحب کی مشہور کتاب "ترجمہ حدائق البلاغۃ" کا مندرجہ ذیل حوالہ درج کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں "صنعت لف ونشر کے عنوان سے لکھا ہے:۔

"لف لغت میں بمعنی لپیٹنے کے ہے اور نشر بمعنی پراگندہ کرنے کے۔ اور اصطلاح میں وہ ہے کہ پہلے چیزیں مذکور کریں۔ اور بعد اس کے ہر ایک کے منسوبات اور متعلقات بغیر تعیین کے بیان کریں۔ اور تعیین کا ذکر نہ اس اعتماد پر ہے۔ کہ سننے والا ہر منسوب کو اس کے منسوب الیہ سے متعلق کریگا پہلے امر کا نام لف اور دوسرے کا نشر ہے۔ اور یہ صنعت دو قسم پر ہے مرتب اور غیر مرتب۔ مرتب اس طرح پر ہے کہ جس ترتیب سے لف ہے اسی ترتیب سے نشر بھی ہو۔ جیسے اس شعر میں سودا کے ؎

یار و مہتاب و گل و شمع بہم چاروں ایک
میں کتاں بلبل و پروانہ بہم چاروں ایک

اپنے تئیں یار کے ساتھ اور کتاں کو مہتاب کے اور بلبل کو گل کے اور پروانہ کو شمع کے ساتھ منسوب کیا ہے۔ علی الترتیب اور جیسے دوسرے شعر میں اسی قصیدہ کے ؎

ہے مجھے ابر و ہوا شیشہ و جام اب باقی
گریۂ و نالہ و دل دیدۂ نم چاروں ایک

گریہ مشابہ ابر کے اور نالہ ہوا کے اور دل شیشہ کے اور دیدہ جام کے ہے۔ اور بہترین انواع اس قسم میں وہ ہے کہ ایک کلام میں کئی لف اور کئی نشر ہوں چنانچہ ایک نشر بہ نسبت دوسرے نشر کے لف بن جاوے جیسے اس شعر میں ؎

کیونکہ چین آوے کہ رہتا ہے ہمیشہ ہجر میں
سوز و نالہ داغ و غم سے دل کو جان زار کو

سوز بہ سبب داغ کے دل کو ہے اور نالہ بسبب غم کے جان کو" (صـ۷۷)
(مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

آیت یَا عِیسٰی اِنِّی مُتَوَفِّیکَ میں لف ونشر

لف ونشر کی تعریف اور ان امثلہ کے بعد ہم جب آیت قرآنی واذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ و مطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا پر تدبر کرتے ہیں۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ اس آیت میں مذکورہ چار امور (۱) توفی (۲) رفع (۳) تطہیر (۴) غلبہ متبعین میں سے پہلے دو کو بعد والے دو کے ساتھ تقابل ہے۔ اور وہ باہم سبب و مسبب یا علت و معلول کا تعلق رکھتے ہیں یہود حضرت مسیح علیہ السلام کی رسالت کو باطل کرنے کے لئے ان کے قتل کے درپے تھے۔ اور یہ ان کا خطرناک مکر تھا اسی کی طرف آیت ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین میں اشارہ ہے یہودی لوگ اثبات قتل و مصلوبیت سے حضرت مسیح کی نبوت کا ابطال یقینی تصور کرتے تھے۔ کیونکہ تورات صلیب پر مرنے والے کو لعنتی قرار دیتی ہے۔ کاذب مدعی نبوت کے متعلق تو بطور پیشگوئی لکھا ہے "جھوٹا مدعی نبوت قتل کیا جائے گا"۔

(استثناء ۱۸)

یہی وجہ ہے کہ یہود کا اصرار تھا۔ کہ انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ (المائدہ) ہم نے مدعی رسالت مسیح بن مریم کو قتل کر دیا ہے۔ گویا وہ اثبات قتل سے حضرت مسیح علیہ السلام کا کاذب اور لعنتی ہونا ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اور یقیناً یہ تہمت ایک راستباز رسول پر بدترین اور ناپاک ترین تہمت ہے۔ یہود نامسعود کے اس مکر کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ انی متوفیک یعنی اے مسیح! وہ تجھ کو قتل نہ کر سکیں گے۔ بلکہ میں تجھے طبعی موت سے وفات دوں گا۔ اور تیرے دشمنوں کو ناکام و نامراد رکھوں گا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے قتل نہ ہونے سے اس ناپاک تہمت کا ازالہ ہو جاتا ہے جس کی بنیاد آپ کے قتل کے باطل دعویٰ پر ہے۔ اس لئے انی متوفیک کے بالمقابل اس کے نتیجہ کے طور پر فرمایا۔ ومطھرک من الذین کفروا۔ میں یہود کے زعم کو باطل ثابت کر کے اور تجھے طبعی طور پر وفات دیکر تیری تطہیر کروں گا۔ اور تجھے ان کے گندے الزاموں سے بری ٹھہراؤں گا۔ گویا انی متوفیک کے مقابل پر آیت میں ومطھرک من الذین کفروا آیا ہے۔ جو توفی کیلئے بطور نتیجہ اور مسبب کے ہے۔

اسی طرح رافعک الیّ کے بالمقابل آیت قرآنی میں فقرہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ وارد ہوا ہے گویا جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ یہودی حضرت مسیح کو قتل نہ کر سکیں گے تو اس میں تطہیر مضمر تھی۔ جسے مطھرک من الذین کفروا میں ظاہر اور واضح فرما دیا۔ اور جب فرمایا کہ میں تجھے رفعت عطا کروں گا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مسیح تو مطابق وعدہ متوفیک وفات پا جائینگے اندریں صورت رافعک الیّ کا ناقابل تردید ثبوت کیا ہوگا؟ اور کس طرح ثابت ہوگا۔ کہ فی الواقع حضرت مسیح خدا تعالیٰ کے مرفوع بندہ ہیں؟ اس لئے فرمایا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کہ حضرت مسیح کی رفعت کا ثبوت یہ ہوگا۔ کہ تاقیامت ان کے متبعین یہود پر غالب رہیں گے۔ ان کے پیرووں کی یہ فوقیت ہر زمانہ میں حضرت مسیح کے مرفوع الی اللہ ہونے کی ناقابل انکار دلیل ہے۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا بیان سے آپ کو بخوبی علم ہو چکا ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے متوفیک اور رافعک الیّ کے بعد دو ایسے امور کا ذکر فرمایا ہے جو بالترتیب متوفیک اور رافعک الیّ کے مقابل پر ان کیلئے بطور حکم کے ہیں اور ان کے متعلق ہیں۔ یہی لف ونشر مرتب ہے۔ کوئی صاحب علم اور قرآنی حقائق سے واقف مسلمان اس لطیف نکتہ کا انکار نہیں کر سکتا ظاہر ہے کہ اس نکتہ کی بنیاد قرآن مجید کے بالترتیب کلام ہونے کے محکم ترین عقیدہ پر ہے اور جس طرح یہ مسئلہ اپنی ذات میں صحیح اور درست ہے اسی طرح زیر تحقیق آیت قرآنی میں اس کے تحقق سے ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان ایک اہم نزاع کا فیصلہ ہو جاتا ہے یعنی یہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ فی الواقع حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا کر مرفوع الی اللہ ہوئے ہیں۔ اور جو لوگ انکو آجتک آسمان پر زندہ مانتے ہیں وہ صریح طور پر قرآن مجید کے مخالف جا رہے ہیں۔

ہم معترضین کے اعتراض کا جواب دینے اور آیت قرآنی یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ میں لف ونشر مرتب ثابت کرنے کے بعد اصل مضمون کی طرف عود کر کے کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید باترتیب اور مکمل کلام ربانی ہے۔ اس کے ہر نقطہ اور ہر آیت میں معارف و حقائق کا گنجینہ ہے اور اس کی ترتیب آیات و الفاظ میں ہزاروں حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ جن اہل دل اصحاب نے اس نظر سے قرآن پاک کو پڑھا ہے اور اس کی آیات پر تدبر کی نگاہ ڈالی ہے ان کیلئے یہ خزانے کھولے گئے اور کھولے جاتے ہیں۔ کیا ہی مبارک ہیں وہ پاکیزہ دل جو لا یمسہ الا المطھرون کے مطابق قرآنی اسرار کے رازدان بنائے گئے۔ اللھم فقھنا معنی القرآن وجعلنا من العاملین۔ آمین۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری کارکن مجلس انصار سلطان القلم قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم پر نظر

۱- جشن تاجپوشی اور پنجاب ۲- کانگرس کی غیر معقول روش ۳- بھوپال میں ہندو شورش

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

۱

شاہ جارج ششم کی تاجپوشی جس شان وشوکت اور عالمگیر بہجت وانبساط کے مظاہرات کے ساتھ عمل میں آئی ہے اور جو مخصوص حالات اس بادشاہ کی رسم تاجپوشی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو تاریخ میں ہمیشہ امتیازی حیثیت سے بیان کیا جاتا رہے گا۔

جس طرح پادشاہت میں تغیر نہایت امن وخوش اسلوبی سے واقع ہوا جس طرح ایک امیر کی لڑکی کو انگلستان کی روایات کے خلاف خاموشی سے ملکہ تسلیم کر لیا گیا۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ دیگر ممالک کو اپنے لئے انگلستان سے بطور سبق سیکھنا چاہیئے۔

اس کے علاوہ ہمارا نیا نوجوان بادشاہ (عمر ۴۱ سال ۴ ماہ) پہلا تاجدار ہے جس نے بے تار برقی کے آلہ کے ذریعہ دنیا بھر سے اپنی رعایا کے پیامات وفاداری سنے اور ان کو اسی سائنس کی ایجاد کے ذریعہ جواب دیئے۔

اس تاجپوشی میں پنجاب کو خاص حصہ ملا ہے۔ اور ہندوستان کا دروازہ اس وقت نہایت شان کے ساتھ انگلستان پر کھولا گیا ہے۔ پنجاب ہی ایک ایسا صوبہ ہے۔ جہاں دستور جدید کو کامیابی سے چلایا جا رہا ہے۔ پنجاب ہی کو گورنمنٹ اور رعایا کے ہندر کے نام سے اظہار وفاداری کا موقعہ دیا گیا ہے۔ پنجاب ہی کے بہادر سپاہی کی پگڑی شاہی جلوس کی عزت وعظمت میں نمایاں رہی۔ اور جب ہم اس تاجپوشی میں مذہب کو پیش پیش دیکھتے ہیں۔ تو اس نئے دور میں ہمیں اللہ کے کلام کے مطابق دور کی بات نزدیک معلوم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ پنجاب ہی دنیا میں ایسا ملک ہے۔ جہاں سے مبلغین اسلام دنیا کے لئے قادیان کے مسیح کا پیغام لے کر جاتے ہیں۔ اور برنارڈشا نے جو کچھ کہا ہے۔ کہ "کل کے یورپ کا مسلمان ہونا ضروری ہے" اس کے آثار آج ظاہر ہیں۔ اور وہ اس کے فرستادہ کی پیشگوئی کے مطابق ہیں۔ پس جہاں ہم بادشاہ و ملکہ کی سلامتی کے لئے دعا کرتے اور پنجاب کے نمایاں حصہ پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔ وہاں ہم یقین رکھتے ہیں کہ انگلستان اسلام کے نور سے انشاء اللہ دور جدید میں حصہ لے گا۔ اور پنجاب سے قائم شدہ دار التبلیغ لنڈن اور پنجاب کی بنی ہوئی مسجد احمدیہ لنڈن شاہ جارج کی انگریز رعایا کو سلطنت برطانیہ کی کثیر آبادی کے جمہوریت پسند مذہب کی طرف متوجہ کرے گی۔

۲

کانگرس ہندوستان میں ایک طاقت ہے۔ اس کی تنظیم اس کی قربانیاں اس کے کارکنوں کے دماغ اگر صحیح طور پر کام کریں۔ تو وہ ہندوستان کی قسمت کو بہتر بنانے کے اہل ہیں۔ مگر ہندوستان کی بدقسمتی سے ہندوؤں کا ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو یہ بھول چکا ہے کہ ہندوستان کبھی اس کے اصلی باشندوں کا تھا۔ اور آریہ اس ملک کے غاصب فاتح تھے۔ جن سے آخرش مسلمانوں نے خدا کی زمین کو لیا۔ مساوات انسانی قائم کی وحشیوں کو انسان بنایا۔ مگر غلط کاریاں اختیار کرنے سے سلطنت کھو بیٹھے اور انگریز نے زمام حکومت سنبھالی۔ لیکن باوجود اس گردش زمانہ کے بگڑا ہوا مسلمان، ابھی تک۔ دنیا کی حکمران قوم اور سلطنت برطانیہ کی کل رعایا میں اکثریت رکھتا ہے۔ اسلئے ہندوستان میں گو اسکی تعداد ہندوؤں کے مقابل کم ہے۔ مگر کانگرس اور حکومت کے علاوہ وہ ایک ایسی جماعت ہے جسکو ملک کی سیاسیات میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس حقیقت فراموش گروہ کا اثر کانگرس پر بھی ہے۔ اور باوجود نیک نفس ہونے کے پنڈت نہرو اس گروہ کا اثر لے رہے ہیں۔ اور کانگرس اپنے سیاسی لائحہ عمل میں ہندو جماعت بن رہی ہے۔ وہ چاہتی ہے۔ کہ مسلمان کھدر پوش۔ دھوتی بند۔ سرحدی خانصاحب کی طرح ہندو صورت بن جائیں ان کی زبان جو ہندوستان کا عملاً لنگوافرینکا ہے، ہندی کے پرنوٹ کنوٹ اور ایک مردہ حروف ہجی کے نیچے دفن ہو جائے ہندوستان کو ہندوستھان بولنا اور لکھنا شروع کر دیا ہے۔ دہلی کی زبان اردو ہے۔ مگر پنڈت جواہر لال کو ایڈریس ایک غیر معروف نئی زبان میں جسے گاندھی جی ہندی ہندوستھانی کہتے ہیں۔ دیا گیا۔ پنڈت جی جواب میں اردو بولے مگر ہوا کا رخ معلوم ہو گیا اس زبان میں نافرمانی کا نام ستیہ گرہ ہے۔ اور گھنٹی بجانے اور مسجدوں کے سامنے باجا بجانے کا نام عبادت ہے۔

ہم کانگرس کی بعض خدمات کے معترف ہیں۔ ہم کو مسلم ہے۔ کہ انگریز شورش اور مقابلہ سے ڈرتا ہے ہم جانتے ہیں۔ کہ ہندوؤں نے انگریزوں کی مدد سے اسلامی مفاد کو نقصان پہنچایا ہے۔ اور یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ ایک طرف کانگرس اور مہاسبھا اپنا کام باہر سے اور دوسری طرف احرار جیسے غدار تنخواہ دار اندر سے مسلمانوں کو گمراہ کر کے ان کے مفاد کو نقصان پہنچائیں گے مگر جہاں تنظیم کے مقابل تنظیم قربانی کے سامنے قربانی اور اس سے بڑھ کر ایک قابل اطاعت امام ہو اور ایمان کی روشنی بھی ہو۔ وہاں حق کی حمایت کرنے اور راستی کی آخر میں فتح کا یقین رکھتے ہوئے صحیح بات کہنے کی جرأت ہوتی ہے۔ ہم اس سے کام لے کر کانگرس اور مہاسبھا کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ستیہ گرہ کا طریق عمل حکومت کی ہر جا وبے جا امر میں مخالفت اور مسلمانوں کو نظر انداز کرنے سے ہندوستان آزاد نہ ہوگا۔ صحیح طریق عمل یہ ہے۔ کہ مسلمان عوام سے ہمدردی کی جائے۔ مسلمان حقیقی رہنماؤں سے تعلقات پیدا کئے جائیں۔ اور جرأت سے کام لے کر سرمایہ دار مزدور کشمکش ودن آشرم کے شیدائی مسلمانوں کے اخراج کے حامی مہاسبھائی کو صاف بتا دیا جائے کہ اردو ہم سب کی زبان ہے۔ اس کی حفاظت کی جائیگی تبلیغ میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائیگی۔ ہندو راج قائم کرنیکے منصوبوں کو عمل میں نہ لانے دیا جائیگا۔ وغیرہ وغیرہ ایسا کرنیسے کانگرس سے ہندوؤں کا کوتاہ اندیش گروہ آج جدا ہو جائیگا۔ مگر کل کی بڑی مصیبت میں یاد رکھا جائے کہ کٹھمانڈو کی نیم وحشی حکومت اور تنہا ہندو مجیسٹی پانی پت پر نہیں پہنچ سکے گی۔ پس کانگرس کا فرض ہے۔ کہ تخریب کی بجائے تعمیر کر کے مسلمانوں کو مطمئن کرے

۳

انگریزی حکومت کی کمزور پالیسی نے شورش پسند گروہ کے اس خیال کو تقویت دی ہے۔ کہ بہرے کان بم کی آواز کے بغیر نہیں سنتے اور مونجے پرمانند ذہنیت کے آدمی مسلمانوں کے مقابل اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اسلامی ریاستوں میں بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ حیدرآباد میں گو ہندوؤں کے ہاتھ میں ملک کی اقتصادی حکومت ہے۔ بھوپال وبہاولپور میں ہندو خوشحال ہیں۔ اور جو سختیاں مسلمانوں پر ہیں۔ وہ ان پر نہیں۔ مگر مسلمان نام کو بھی ایک گروہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اسلئے مسلمانوں کی جو دو تین ریاستیں ہیں۔ ان میں بھی بدامنی پھیلانے کی کوشش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

242
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور سنگٹھن کی منحوس تحریک بھوپال میں شروع کی جارہی ہے۔ ہم کو احمدی ہونے کی حیثیت سے ان ریاستوں سے ہندوؤں کی نسبت زیادہ شکایتیں ہیں اور ہندو ریاستوں میں تو مسلمانوں پر جو مظالم خفیہ طور پر ہو رہے ہیں۔ ہم ان سے بھی آشنا ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ نادار جاہل مسلمانوں پر کسطرح ارتداد کے ڈورے ڈالے جارہے ہیں۔ اور کس طرح منظم طریق سے اسلامی اثرات کو زائل کرنے کی کوشش کی جارہی ہیں۔ اور انگریز حکام کو اپنے ساتھ ملا کر مقصد بر آری کی جارہی ہے باوجود اس علم کے دیانت اور بڑے ملکی مفاد کے مدنظر ہم نہیں چاہتے کہ جو لغویات ایک گروہ کرتا ہے دوسرا بھی وہی کرے۔

ہم ریاست بھوپال کے ارباب حل وعقد کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ شکایات کا تو انصاف سے تدارک کیا جائے۔ مگر ریاستی بانیان شورش کو دوسروں کے لئے عبرت بنایا جائے اور بیرونی مداخلت کنندوں پر ریاست کی سرحد بند کر دی جائے۔ اور یہ تمام کام ایسے افسروں سے لیا جائے جو جمنا جی کے پانی میں اشنان کر کے لکشمی جی کی پوجا کیا کرتے ہیں۔ اور سرسوتی جی کی مہربانی سے سمندر پار جاکر ڈگریاں لے آئے ہیں۔ اور لینن مندر میں کالی ماتا کے درشن ان کو منوسمرتی کی تعلیم سے آزاد کر چکے ہیں۔ چونکہ اسلامی ریاستوں میں شورش کے جراثیم باہر سے داخل ہوئے ہیں اس لئے ان جراثیم کا ٹیکہ بھی باہر ہی سے مل سکتا ہے۔ بھوپال کو اس کی تلاش کرنی چاہیئے۔

باورچی کی ضرورت

ایک ایسے باورچی کی ضرورت ہے جو پھلکے نہایت عمدہ پکانے جانتا ہو۔ گو کھانا خواہ اسے اچھا پکانا نہ آتا ہو لیکن پھلکوں کے پکانے میں پوری مہارت رکھتا ہو تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بالمشافہ یا خط و کتابت کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔

— ناظر ضیافت قادیان

قدامت وید کی تردید وید سے

آریہ سماجی دوست جب رشیوں اور منیوں کے قول سن کر لاجواب ہو جاتے ہیں۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ رشیوں کے قول آریہ سماج کے لئے پرمانک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ رشی بھی آخر انسان تھے۔ وہ غلطی کر سکتے تھے۔ بعض من چلے اور دلیر آریہ سماجی دیانند جی کے قول کو بھی ماننے سے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ پچھلے دنوں کراچی میں پنڈت رام چندر جی دہلوی اور ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کے مابین مناظرہ ہوا جب جناب مولوی صاحب نے دیانند جی کے مشہور لیکچروں کا مجموعہ بنام اپدیش منجری جس کو شردھانند جی نے شائع کرایا تھا۔ کا حوالہ پیش کیا۔ تو پنڈت رام چندر جی دہلوی نے اسی بات میں اپنی نجات دیکھی کہ صاف انکار کر کے اپنی جان چھڑا لیں۔ چنانچہ پنڈت جی نے برسر اجلاس مناظرہ میں کہہ دیا کہ سوامی دیانند جی کے لیکچر میرے لئے پرمانک نہیں ہیں۔ لیکن تاڑنے والے بھی غضب کی نگاہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے فوراً معلوم کر لیا کہ پنڈت جی ایک نہ اور سو سکھ والی بات پر عمل کر کے اپنی جان بچانا چاہتے ہیں۔ مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ پنڈت جی اس میں بری طرح فیل ہوئے۔ اور اپنی شکست کو نہ چھپا سکے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر رشیوں اور منیوں کے قول آریہ سماج کے لئے پرمانک نہیں۔ تو پھر پنڈت رام چندر بیاکسی اور ودوان کا قول کیسے پرمانک ہو سکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ آریہ سماجی دوست اس معمہ کو حل کر کے شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

جب یہ کہا جائے کہ اگر آپ رشیوں اور منیوں کے قول اپنے لئے قابل حجت نہیں مانتے۔ تو پھر آپ ہی یہ بتائیں آپ کونسی کتاب کو پرمانک مانتے ہیں تو ہمارے آریہ سماجی دوست فوراً یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم تو صرف ویدوں کو پرمانک مانتے ہیں۔ میں آریہ سماج کی اس بات پر اعتبار کرتے ہوئے آج ویدوں سے ثابت کرتا ہوں۔ کہ وید بھی قدامت وید کی تردید کرتے ہیں۔

ایک جوئے باز کی حکایت

اکا نینے والے ہوا سے چنچل ہوتے ہوئے میز پر بار بار الٹ پلٹ ہونے والے بڑے جوئے کے پانسے مجھے اپنی طرف محبت سے کھینچتے ہیں۔ سوم رس کے پینے کی طرح بہت پیارے اور زندگی دینے والے ایسا میرے لئے یہ جوا ہے (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ منتر ۱)

اس منتر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدک کال میں جوئے کی کئی ایک اقسام تھیں جن میں سے اس منتر کے کرتا کو جوا سب سے زیادہ پیارا لگتا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ جوئے اور سوم رس کو ایک سمان جانتا تھا منتر ۲۔ جب دُور رہنے کی اچھا کرنے والے منتروں سے میں آگ ہوتا تھا۔ اس وقت ان کے ساتھ میں جوا نہیں کھیلوں گا۔ ایسا میں نشچے کرتا تھا۔ پرنتو جب بھورے رنگ کے جوئے کے پانسے کھیل کے پٹے پر پھینکے جاتے ہیں۔ اور جب ان کی آواز ہوتی تھی۔ اس وقت جارنی عورت کی طرح ان پانسوں کے کھیل کے ستھان پر کوشش کر کے پہنچتا ہوں۔ (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ منتر ۵)

اس منتر کی ویاکھیا کرنے کی میرے خیال میں کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ اپنی تفسیر آپ ہے۔

جوئے میں استری کا ہارنا

یہ میری استری مجھے کشٹ نہیں دیتی تھی۔ میرے ساتھ کبھی کرودھ نہیں کرتی تھی۔ اور اپنے متروں کے ساتھ پریم کرنے والی اور میرے ساتھ بھی پریم کرتی تھی۔ صرف اس جوئے کے باعث میں نے انوکول آچرن کرنے والی فرمانبردار اور نیک بیوی کو دور کر دیا ہے۔ یعنی جوئے میں ہار دیا ہے (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ منتر ۲)

اس منتر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب جواری اپنا سب دھن جوئے میں نشٹ کر چکا۔ تو اس نے آخر اپنی دھرم پتنی کو بھی جوئے کے داؤ پر لگا کر اپنے سے الگ کر دیا اور جب بیوی صاحبہ کی جدائی کا صدمہ پہنچا۔ تو پھر پیچ و تاب کھانے لگے اور بیوی کی خوبیاں جنکو جوئے کے باعث اندھے ہو کر نہ دیکھ سکا تھا نظر آنے لگیں۔ مگر پھر کیا ہو سکتا تھا

نتیجہ

میں ان منتروں کو عام آریہ سماجی منتریوں کی خدمت میں عموماً اور آریہ سماجی ودوانوں کی خدمت میں خصوصاً پیش کر کے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا منتروں سے سپشٹ روپ سے قدامت وید کی تردید ہوتی ہے۔ کہ ایک آریہ جوا کھیلتا ہے۔ تمام جائداد برباد کر دیتا ہے۔ اور آخر میں اپنی دھرم پتنی کو بھی جوئے میں ہار دیتا ہے۔ پھر اپنی اس مصیبت کا درنن ویدک منتروں میں کرتا ہے جس سے ثابت ہے۔ کہ اس نے پہلے جوا رکھیلا۔ پھر اس کے تجربہ سے نتیجہ کو عام لوگوں کے فائدے کے لئے وید میں بیان کیا۔ تاکہ دوسری اس خرابی میں مبتلا نہ ہوں۔

اگر آریہ منتر یہ ارشاد فرمائیں۔ کہ ایشور چونکہ یہ جانتا تھا۔ کہ لوگ جوا کھیلیں گے۔ اس لئے ان کو بچانے کے لئے یہ بیان کر دیا۔ تو یہ آریہ سدھانتوں کے بالکل خلاف ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ آریہ پنڈت یہ مانتے ہیں۔ کہ جب تک انسان عمل نہ کرے۔ اس وقت تک ایشور کو کچھ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان کیا کرے گا۔ کیونکہ بقول دیانند جی ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا پرلے درجے کی جہالت ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو جائے گا۔ کہ ایشور نے جوئے کے پانسے بنے اور کھیل کا

حال بیان کر کے نیک لوگوں کو برے راستہ پر لگا کر تباہ کر دیا۔ اگر ایشور ویدوں میں جوئے کا حال بیان نہ کرتا تو لوگ بھی جوا کھیلنا نہ جان سکتے۔ غرض آریہ سماجی جو صورت بھی اختیار کریں وہ ان کے لئے ہانی کارک ہی ہوگی۔

خاکسار

فتح محمد احمدی شرما از کراچی

بمبئی میں ریڈنگ روم کیلئے اجرائے الفضل کی ضرورت

انجمن احمدیہ بمبئی نے ایک ریڈنگ روم تبلیغی نقطۂ نگاہ کے پیش نظر کھولا ہے۔ جس میں الفضل کا آنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن لوکل انجمن بہت کمزور ہے۔ اور استطاعت نہیں رکھتی۔ کوئی صاحب استطاعت دوست اخبار جاری کرا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

پتے مطلوب ہیں

جناب مخدوم محمد فضل صاحب ڈسٹرکٹ سشن جج داماد میاں محمد علی صاحب مرحوم و سرفراز احمد صاحب پسر میاں محمد علی صاحب مرحوم آف قصور ضلع لاہور جلد اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ اگر کسی اور دوست کو ان ہر دو صاحبان کے متعلق علم ہو۔ تو وہ بہت جلد اطلاع دیں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

جامِ جم کا ظہور

مگر وہ "جامِ جم" نہیں جسے جمشید نے مٹی سے تیار کرایا تھا۔ اور جو حوادث روزگار کے ایک معمولی سے جھٹکے میں دنیا سے ناپید ہو گیا بلکہ وہ

جامِ جم

جو دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ ہر ماہ مہر برادر اسٹریٹ دہلی سے رسالہ کی صورت میں شائع ہوتا ہے جس میں زمانہ سابق و حال کے نامور شعراء ادباء حکماء اور فضلاء کے نوادر روزگار شاہکار موجود ہوتے ہیں جو دوسری جگہ ہرگز دستیاب نہیں ہو سکتے جس کی ادارت و ترتیب ملک کے نامور جریدہ نگاروں افسانہ نگاروں شاعروں اور ادیبوں کے ہاتھ میں ہے اور ان تمام خوبیوں کے باوجود ہر صاحب ذوق کی خدمت میں پورے سال بھر تک

بالکل مفت

حاضر کیا جاتا ہے۔ صرف ڈاک خرچ کیلئے ۳ کے ٹکٹ بھیج کر جو صاحب چاہیں سال بھر کیلئے نام جاری رکھ سکتے ہیں اور اسکے ساتھ ہی بطور سالنامہ جام جم بھی حاصل کر سکتے ہیں جو ضخیم دو ایک مکمل تفریح اور تفنن کا قابل قدر ذخیرہ ہے آج ہی ۳ کے ٹکٹ بھیج کر سال بھر کیلئے جاری کرا لیجئے۔ ضرورت ہی نوٹ کیجئے۔ یہ رعایت صرف اس مہینے کے آخر تک قائم رہے گی اسکے بعد جام جم اگرچہ بیش بہا نادر سے کسی طرح کم قیمت پر نہیں مل سکیگا۔ مشتہرین کے لئے بھی نادر موقعہ ہے۔ مینجر جامِ جم دہلی

تعارف

ہومیو پیتھک علاج کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ کڑوی۔ کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دوا کا بیرونی استعمال کم ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ سینکڑوں مجھ سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ضرورتمند ایک آنہ تحریک جدید کیلئے اپنے لکھ کر ٹکٹ کو دیں۔ بمفت مشورہ لیں۔ ایم ایچ احمدی چتوڑ گڈھ میواڑ

کرایہ پر مکان دینے اور لینے والوں کو مفید مشورہ

قادیان میں بہت سے احباب ایسے ہیں۔ جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہاں اپنے مکانات کو کرایہ پر دینے اور کرایہ کی وصولی وغیرہ کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس وجہ سے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے اسی طرح باہر سے آنے والے احباب کو بھی ناواقفیت کی وجہ سے کرایہ پر مکان کا انتظام کرنے میں دقت ہوتی اور بعض اوقات سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے اپنے مکانات کرایہ پر دینے والے اور لینے والے دونوں اگر جنرل سروس کمپنی قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں تو بہت فائدہ میں رہیں گے۔ اور بہت سی پریشانی اور تکلیف اور نقصان سے بچ جائیں گے۔

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

موسم گرما کا چینی تحفہ

ہمارے چینی مبلغ کی طرف سے تجربتہً مضبوط اور عمدہ کاغذ اور پروں کے نہایت خوبصورت پنکھے آرہے ہیں۔ ان کی قیمتیں باعتبار ان کی خوبصورتی اور کارآمد ہونے کے بہت کم ہیں۔ دوکانداران جماعت اور احباب اگر اپنے طور پر خرید کر ہر جماعت میں فروخت کر دیں۔ تو بہت آسانی سے یہ تحفہ ہر گھر میں اور جیب میں پہنچ سکتا ہے قومی تجارت کی ترقی اور قومی خدمت کا ثواب دونوں حاصل ہو سکتے ہیں۔

قسم پنکھا	قیمت تھوک فروشی فی عدد	قیمت خوردہ فروشی فی عدد	کیفیت
کاغذ کی چھوٹی پنکھیاں	۶ر	۱ر	۴۰۰ تعداد
پروں کے بڑے پنکھے	۳؍ر	۳؍ر	۱۰۰ ″
پروں کی چھوٹی پنکھیاں رنگین	۱؍ر	۲ر	۲۰۰ ″
بڑے پنکھے کے نمونے والے	۴؍	۴ر	یہ صرف ۲۰۰ ہیں

قادیان سے باہر کی جماعتیں ڈاک کے ذریعہ سے منگا سکتی ہیں۔ یا جس طرح کم خرچ ہو طلب کریں۔ لجنہ اماء اللہ کے لئے خصوصیت سے یہ موقعہ خدمت کا ہے ہر لجنہ کے کارکن جیسا اب تک خدمت سلسلہ میں اپنے آپ کو ممتاز کر چکی ہیں اب بھی ایسا ہی ثابت کرینگی۔ ناظم تجارت تحریک جدید۔ قادیان

اعلان

میاں فضل حق صاحب موچی سکنہ قادیان کے ذمہ ایک دوست کا مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ جس کی دستاویز اس دوست کے پاس موجود ہے۔ لیکن میاں فضل حق صاحب موصوف رقم کی ادائیگی میں لیت و لعل کر رہے ہیں۔ لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی دوست ان کا مکان واقع قادیان رہن یا بیع نہ لیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

243

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اطلاع

بہ یاد رہے۔ کہ میری دوائی صرف نامردی سستی جریان احتلام سرعت اور کمزوری لاغری کے لئے مخصوص ہے یہ امراض خواہ کسی سبب سے ہوں جلق یا کثرت مباشرت یا عادت بد سے سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ سوزاک یا آتشک سے پیدا کی ہوئی کمزوری کیلئے اسے استعمال کرنا طاقت کا بیمہ کرنا ہے۔ مادرزاد نامردی کیلئے میری دوائی مفید نہیں ہے شرطیہ علاج اور شرطیہ وعدہ ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے کہ اگر میری دوائی کے استعمال سے حسب دلخواہ فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیجکر قیمت واپس منگالیں عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ سمجھتا ہوں اب بھی اگر کوئی میری دوائی سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

آتشک وسوزاک

میں نے بڑی جستجو اور تلاش سے ان ہر دو شکایات کے دفعیہ کیلئے بینظیر اور زود اثر ادویات دستیاب کی ہیں۔ جو بالکل بےنظیر ہیں۔ ان ہر دو ادویات کے استعمال سے آتشک سوزاک فوراً دور ہو جاتے ہیں یہ امراض خواہ کتنے ہی پرانے کیوں نہ ہوں ان ہر دو ادویات کے استعمال سے جسم سے زہریلا اثر دور کرکے خون کو پاک وصاف کر دیتی ہیں۔ اور لطف یہ کہ پھر دوبارہ ان امراض کے پھوٹنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ سوزاک کی جلن ٹیس اور پیپ صرف ۱۲ گھنٹہ میں بند ہو جاتی ہے اور آتشک کی دوائی کے استعمال سے نہ منہ آتا ہے اور نہ قے یا دست بغیر کسی قسم کی تکلیف کے ایک ہفتہ کے اندر اندر آتشک کا مادہ خون سے خارج ہو کر ہمیشہ کیلئے تندرستی حاصل ہو جاتی ہے اور جسم کندن کی طرح چمکدار ہو جاتا ہے۔ آتشک کے دفعیہ کیلئے لاجواب دوا ہے۔ قیمت دوائی آتشک صرف پانچ روپیہ (صہ) محصولڈاک علاوہ۔ قیمت دوائی سوزاک صرف پانچ روپیہ (صہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

اسکے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا

ناظرین! میں نہ اشتہاری حکیم ہوں۔ نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بد قسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادت قبیح کا مرتکب ہو گیا جس کے نتیجہ بد سے میں بالکل بیخبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے ناطاقتی کے نامراد مرض جو اس عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہو گئے۔ بے انتہا شکائیتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا۔ دوست احباب میری پژمردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ در پردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جنکے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کرکے بھی مایوس رہنا پڑا۔ اس مایوسی کی حالت میں یکس زندہ درگور ہونے کو ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا ۱۹۱۰ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا۔ اور ایک دو جگہ ٹھہرتا ہوا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا میرے ساتھ ایک فقیر خضر صورت جو ایک دو روز پہلے کے وہاں مقیم تھے مجھے پوچھنے لگے کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے میرے پر درد دل نے اس فقیر خضر صورت اور کامل سنیاسی سے اپنا سارا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی چنانچہ میں نے بے کم وکاست اپنی تمام سرگذشت کا کچا چٹھا بیان کرکے یہ بھی کہدیا کہ اب میں اس زندگی سے تنگ آکر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس فقیر صاحب نے ازراہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھانے کیلئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا کمزوری دور کرنے کیلئے مالش کا بتایا۔ چنانچہ میں نے بموجب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر ہر دو جوہر کیمیا کو روبرو اس صاحب کمال کے تیار کرکے استعمال کرنا شروع کیا ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہتا ہوں کہ ساتویں روز ہی میری تمام شکائیتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں۔ رفع ہونی شروع ہو گئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بیحد خوش قسمت زندہ رہنے کا مستحق ہو گیا۔ اگرچہ مجھکو چند روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہو گیا۔ مگر میں نے بموجب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز جاری رکھا۔ میں ہر روز تین سیر دودھ باآسانی ہضم کر لیتا تھا۔ میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہو گئی اور تمام امراض کافور ہو گئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔ لاہور واپس آکر باقیماندہ دوائی کی ایک مایوس الصحت مریض پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کیلئے اکسیر سے بڑھکر پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو اصحاب اس خطرناک اور قبیح عادت کا شکار ہیں اپنے قوا زائل کر چکے ہیں۔ اور سینکڑوں روپیہ علاج معالجہ پر صرف کرکے بھی مایوس ہو رہے ہیں وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال کرکے صحتیاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں قیمت صرف اس گت اور اشتہارات پر بشکل اکتفا کرتی ہے۔ ذاتی فائدہ بہت کم ملحوظ ہے۔ قیمت فی شیشی روغن مالش جو صحت کیلئے کافی ہے قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جسمیں سات یوم کی ۱۴ خوراک موجود ہیں۔ صرف ہر جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کیلئے یہ گولیاں ازحد مفید ہیں اور مادرزاد کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے یہی وجہ ہے کہ ہر بوڑھا جوان باسانی بغیر لحاظ موسم کے ان گولیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہیگی مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہوگی مکمل بکس کی قیمت دس روپے۔ دو مکمل بکسوں کی قیمت لعہ۱۹ معمولی کمزوری کیلئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ اور نہ ہی بفضل خدا مصنوعی یا جعلی اشتہار شائع کرکے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص وعام کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار پر یہ اشتہار بجنسہ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی سستی دور ہو جاتی ہے۔ بدن میں چستی آتی ہے طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب وغریب علاج ہے ضرور تمند اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے

ملنے کا پتہ:- شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ - لاہور

جناب

ڈاکٹر سیتھا رام صاحب مینڈیکل آفیسر آئی سی ڈسپنسری بادن (حیدرآباد سندھ) میں نے آپ کا دی پی جس میں تین شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کرکے ایک مریض پر تجربہ کیا آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کرکے ایک پارسل اور روانہ کر دیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپکی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے واقعی اکسیر صفت ہی تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میں آپکی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوتی ہیں۔ ہم آپ کی محنت اور مسیحائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ حکیم شیخ عبید اللہ گجرات

جناب شیخ عالم دین صاحب

شیر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحتیاب ہو رہے ہیں میں آپکی دوائی کو اکسیر سے بڑھ کر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کیلئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پبنا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپکی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہو گئے ہیں۔ واقعی آپکی دوائی بہت مفید ہے ایک مکمل بکس ایک مریض کیلئے روانہ فرمائیں۔

آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم چند یوم ہوئے کہ آپسے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں واقعی انکے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں آپکی دوا بہت قابل تعریف ہے۔ منشی فضل دین کارخانہ دھاریوال

میں مردہ سے زندہ ہو گیا ہوں

جناب شیخ صاحب تسلیم مرسلہ مقوی اعصاب گولیاں کا استعمال میں نے کیا۔ الحمد للہ تین ہفتہ کے استعمال سے میری جملہ شکایات رفع ہو گئیں۔ قاضی زاہد حسین (نارنجی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور - ۱۶ مئی - مرکزی اسمبلی کے ضمنی انتخاب کے لئے پانچ امیدواروں میں سے جنہوں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے تھے - بابو محمد دین کانگرسی شیخ حسام الدین احراری اور مولوی عبدالقادر نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں اب مقابلہ میاں عبدالعزیز ٹیسین سنرنگ (کانگرسی) اور مولوی ظفر علی خان کے درمیان ہے - مرکزی اسمبلی کی یہ نشست مسٹر کے ایل گابا - ایم ایل اے کے استعفا کے باعث خالی ہوئی تھی -

شملہ ۱۶ مئی - حکومت پنجاب کو اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں - ان سے پایا جاتا ہے - کہ اس سال مالیہ کی فراہمی گزشتہ سال کی نسبت زیادہ بہتر رہا ہے - اس سے گورنمنٹ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے - کہ صوبہ کی اقتصادی حالت رو بہ اصلاح ہے -

الہ آباد - ۱۶ مئی معلوم ہوا ہے - کہ یو - پی کی وزارت میں اندر ہی اندر بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں - راجہ صاحب تروا کے سپرد پہلے صنعت و حرفت کا محکمہ تھا - یہ محکمہ ان سے لے کر سر جے پی سری واستو فنانس منسٹر کے سپرد کر دیا گیا ہے - اور محکمہ آبکاری بھی انہیں دے دیا گیا ہے - راجہ صاحب تروا کو اصلاح دیہات اور کوآپریشن کا محکمہ دے دیا گیا ہے - یہ محکمہ پہلے راجہ آف سلیم پور کے سپرد تھا -

لنڈن - ۱۶ مئی وسکونٹ سنوڈن جو ایک مدت تک مزدور پارٹی کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر رہے ہیں - کل انتقال کر گئے ۱۹۲۴ء میں انہیں وزیر خزانہ بنایا گیا تھا - ۱۹۲۹-۳۱ء میں دوبارہ اسی عہدے پر مامور رہے -

لنڈن - ۱۶ مئی ملک معظم کی تاجپوشی کے موقع پر غیر ملکی وزراء اعظم اور وزراء خارجہ کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسٹر ایڈن نے ان سے ملاقات کا انتظام کیا - اس قسم کی ملاقاتوں کے دوران میں مسٹر ایڈن نے پرسوں ترکی کے وزیراعظم سے بھی ملاقات کی -

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) جب سے مسولینی طرابلس کا دورہ کر کے واپس اٹلی کو گیا ہے - مصر پر اطالوی حملے کا خطرہ بڑھ گیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر اپنی فوجی قوت میں اضافہ کرنے کی سکیم پر غور کر رہی ہے - اور خیال کیا جاتا ہے - کہ عنقریب حکومت کی طرف سے عام بھرتی کا اعلان کیا جائے گا - نہر سویز کی حفاظت کے لئے جو برطانوی فوج متعین ہے - اس کی قوت بھی بڑھائی جا رہی ہے - سوڈان کی سرحد کی طرف جو مصری فوجیں متعین ہیں - انہیں ہنگامی ضرورت کے لئے ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے -

بمبئی - ۱۶ مئی احاطہ بمبئی کی مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا - یہ بیان نہایت شرمناک ہے - کہ اگر آپ مسلم لیگ کے ساتھ ہیں - تو آپ گویا گورنمنٹ کے حامی ہیں - اور اگر کانگرس کے ساتھ ہیں - تو اس صورت میں آزادی کے خواہاں ہیں - آزادی کے لئے جنگ کرنے کا اجارہ کسی ایک سیاسی انجمن کے ہاتھ میں نہیں ہم خوش ہیں - کہ ہم فرقہ پرست ہیں - اگر آپ اپنے اندر خود داری اور خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کرنا چاہتے ہیں - تو آپ اپنی تنظیم کریں - اگر اس کا نام فرقہ پرستی ہے - تو مجھے اس پر فخر ہے

لاہور ۱۶ مئی - کل گیارہ بجے صبح لاہور گوجرانوالہ روڈ پر دو موٹر لاریوں کے درمیان زبردست تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۳۱ آدمی زخمی ہوئے جن میں ریاست فرید کوٹ کے چار کانسٹیبل کچھ عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں پانچ زخمیوں کی حالت خطرناک ہے -

لنڈن - ۱۶ مئی - روما سے اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے - کہ اطالوی اخبارات نے تاجپوشی کی تفصیلات شائع نہیں کیں - البتہ یہ لکھا ہے - کہ اس موقعہ پر حادثوں کا سلسلہ جاری رہا مزید لکھا ہے - کہ ہسپتال زخمیوں سے اٹے پڑے ہیں - علاوہ ازیں جھگڑے اور لڑائیاں ہوئیں - گرفتاریاں کی گئیں - برطانوی استعمار کے خلاف مظاہرے ہوئے -

امرتسر ۱۶ مئی - گیہوں حاضر ۳ روپیہ ۴ آنے سے ۳ روپے ۵ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے ۳ پائی کھانڈ دیسی ۱۶ روپے ۱۲ آنے سے ۱۸ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے

لنز (آسٹریا) ۱۶ مئی لنڈن یونیورسٹی کا ایک ہندوستانی طالب علم جمشید رتن نامی اور ایک آسٹرین طالبعلم ہوائی جہاز کے ایک حادثہ میں ہلاک ہو گئے جب کہ ان کا طیارہ آسٹریا میں گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا -

کوپن ہیگن (ڈنمارک) ۱۶ مئی کل ڈنمارک کے بادشاہ کرسچین دہم کی سلور جوبلی منائی گئی - بادشاہ اور ملکہ کی سواری شہر کے بازاروں میں گزری جو نہایت خوبصورت طور پر سجائے گئے تھے -

لنڈن - ۱۶ مئی اخبار "سٹیٹسمین" کو اپنے لنڈن آفس سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ اخبار "مونٹریال سٹار" نے امپیریل کانفرنس پر ایک افتتاحیہ میں لکھا ہے " اگر ہم یہ سمجھتے ہیں - کہ آئندہ ہزار سال امن سے گزریں گے - تو اس کا مطلب یہ ہے - کہ ہم جنت حمقاء میں رہتے ہیں - یہ کہنا سخت خلاف عقل ہے کہ اگر ضرورت پیش آئی تو ہم یورپ میں جنگ نہیں کریں گے - اگر جمعیۃ اقوام سائیور مسولینی کو مصر پر اپنے دندان حرص و آز تیز کرنے کی جرأت دلا دیتی ہے - تو ہم افریقہ میں جنگ کرنے سے کیوں باز رہتے - ہم ایمپائر کی حفاظت کے لئے ہر جنگ کرنے کو تیار رہیں -

پیرس - ۱۶ مئی ویلنشا سے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ حکومت ہسپانیہ کی کیبلیرو وزارت مستعفی ہو گئی ہے جس کی وجہ یہ ہے - کہ ہسپانوی خانہ جنگی کے طول پکڑ جانے اور بارسیلونا کے تازہ واقعات کی وجہ سے باغیوں کی طاقت بڑھ گئی ہے - جس کے پیش نظر حکومت کو طاقتور بنانے کی ضرورت ہے -

برلن - ۱۶ مئی ہٹلر کی جان لینے کی کوشش میں ایک شخص کو جو امریکہ کا باشندہ ہے - گرفتار کیا گیا ہے یہ شخص بم سے ہٹلر کو ہلاک کرنا چاہتا تھا - ملزم کو سزائے موت کا حکم دے دیا گیا ہے -

لاہور - ۱۱ مئی لاہور میونسپل ایڈمنسٹریٹر نے لاہور میں ہاؤس ٹیکس لگانے کی جو تجویز کی ہے - اس کی رو سے قرار دیا گیا ہے - کہ سالانہ کرایہ پر ساڑھے بارہ فیصدی ٹیکس وصول کیا جائے گا - مذہبی اور خیراتی ادارے اس ٹیکس سے مستثنے ہوں گے - لوگوں میں اس ٹیکس کے باعث اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے

بمبئی - ۱۶ مئی - موجودہ آئینی تعطل کے متعلق گورنر بمبئی نے حال میں ایک تقریر کی تھی جس کے متعلق مسٹر گاندھی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ صورت حالات بد سے بدتر ہو گئی ہے - گورنر نے کانگرس کی قرارداد کو صاف الفاظ میں پڑھنے کی کوشش نہیں کی لیکن کانگرس کی پوزیشن بالکل واضح ہے -

برلن ۱۶ مئی - برلن یونیورسٹی کے ڈائرکٹر نے طلبا کو تنبیہہ کی ہے - کہ اگر وہ بلا اجازت کسی مذہب کے لیکچر کو سننے کیلئے جائیں گے - تو انہیں یونیورسٹی سے خارج کر دیا جائے گا -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی